35

فون نمبر ۷۹
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا
رجسٹرڈ ایل نمبر
۵۲۵۴
روزنامہ
الفضل
ربوہ
یوم جمعرات
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر
مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۲۴ رجب ۱۳۹۱ھ، ۱۶ تبوک ۱۳۵۰ ہش، ۱۶ ستمبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۱۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

انسان کیلئے سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد کی ادائیگی کا ہے

سعادت اسی میں ہے کہ انسان ذاتی طور پر کسی کا بھی دشمن نہ ہو اور ہر ایک سے حسن سلوک کرے

"سب سے مشکل اور نازک مرحلہ حقوق العباد ہی کا ہے کیونکہ ہر وقت اس کا معاملہ پڑتا ہے اور ہر آن یہ ابتلاء سامنے رہتا ہے۔ پس اس مرحلہ پر بہت ہی ہوشیاری سے قدم اُٹھانا چاہیئے۔ میرا تو یہ مذہب ہے کہ دشمن کے ساتھ بھی حد سے زیادہ سختی نہ ہو۔ بعض لوگ چاہتے ہیں کہ جہاں تک ہو سکے اس کی تخریب اور بربادی کیلئے سعی کی جاوے پھر وہ اس فکر میں پڑ کر جائز اور ناجائز امور کی بھی پرواہ نہیں کرتے۔ اس کو بدنام کرنے کے واسطے جھوٹی تہمت اس پر لگاتے، افتراء کرتے اور اس کی غیبت کرتے اور دوسروں کو اس کے خلاف اُکساتے ہیں۔ اب بتاؤ کہ معمولی دشمنی سے کس قدر بُرائیوں اور بدیوں کا وارث بنا اور پھر یہ بدیاں جب اپنے بچے دیں گی تو کہاں تک نوبت پہنچے گی۔

میں سچ کہتا ہوں کہ تم کسی کو اپنا ذاتی دشمن نہ سمجھو اور اس کینہ توزی کی عادت کو بالکل ترک کر دو۔ اگر خدا تعالیٰ تمہارے ساتھ ہے اور تم خدا تعالیٰ کے ہو جاؤ تو وہ دشمنوں کو بھی تمہارے خادموں میں داخل کر سکتا ہے۔ لیکن اگر تم خدا ہی سے قطع تعلق کئے بیٹھے ہو اور اس کے ساتھ ہی کوئی رشتہ دوستی کا باقی نہیں۔ اس کی خلاف مرضی تمہارا چال چلن ہے۔ پھر خدا سے بڑھ کر تمہارا دشمن کون ہوگا؟ مخلوق کی دشمنی سے انسان بچ سکتا ہے لیکن جب خدا دشمن ہو تو پھر اگر ساری مخلوق بھی دوست ہو تو کچھ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے تمہارا طریق انبیاء علیہم السلام کا سا طریق ہو۔ خدا تعالیٰ کا منشاء یہی ہے کہ ذاتی اعداء کوئی نہ ہوں۔

خوب یاد رکھو کہ انسان کو شرف اور سعادت تب ملتی ہے جب وہ ذاتی طور پر کسی کا دشمن نہ ہو۔ ہاں اللہ اور اس کے رسولؐ کی عزت کے لئے الگ امر ہے یعنی جو شخص خدا اور اس کے رسولؐ کی عزت نہیں کرتا بلکہ ان کا دشمن ہے اسے تم اپنا دشمن سمجھو۔ اس دشمن سمجھنے کے یہ معنے نہیں ہیں کہ تم اس پر افتراء کرو اور بلاوجہ اسکو دُکھ دینے کے منصوبے کرو نہیں بلکہ اس سے الگ ہو جاؤ اور خدا تعالیٰ کے سپرد کرو بلکہ ممکن ہو تو اس کی اصلاح کے لئے دعا کرو۔"

(ملفوظات جلد ہشتم صفحہ ۱۰۴-۱۰۵)

اخبار احمدیہ

ربوہ ۱۵ تبوک۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز تا حال اسلام آباد میں تشریف فرما ہیں حضور کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ احباب دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت کاملہ و عاجلہ کے ساتھ تا دیر سلامت رکھے اور اپنی تائید و نصرت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی پشاور میں مقیم ہیں۔ ان کی طبیعت مختلف عوارض اور عام کمزوری کے باعث بالعموم ناساز رہتی ہے احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنے فضل سے صحت کاملہ عطا فرمائے اور تا دیر سلامت رکھے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے ۳ ستمبر ۱۹۷۱ء کو عزیزم راجہ حفیظ احمد صاحب ابن محترم ڈاکٹر محمد الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ وہاڑی کو دوسرا بیٹا عطاء فرمایا ہے۔ آصف حفیظ نام تجویز کیا گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولود کی صحت و عمر میں برکت دے اور والدین کی آنکھوں کی ٹھنڈک اور سلسلہ کا خادم بنائے آمین۔ (چوہدری ظہور احمد ناظر دیوان)

میرے لڑکے عزیزم چوہدری ناصر احمد صاحب بی اے ایل ایل بی کا نکاح عزیزہ بشریٰ رضوانہ بنت مکرم چوہدری محمد الدین صاحب گوجرانوالہ کے ہمراہ مکرم مولوی سید احمد علی صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے بعوض دس ہزار روپے حق مہر پڑھا احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ تعلق جانبین کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے۔ آمین۔
(چودھری سلطان علی گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ)

محترم ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی سابق صدر محلہ دارالرحمت وسطی ربوہ عرصہ سے بیمار چلے آتے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں کامل شفا عطا فرمائے۔ آمین۔

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

ایک ضروری یاددہانی

یہ حدیث نبوی یاد رکھنے کے قابل ہے کہ عِدَۃُ الْمُؤْمِنِ کَاَخْذِ الْکَفِّ۔ یعنی مومن کا وعدہ ایسا پکا اور سچا ہوتا ہے جیسے وہ چیز ہاتھوں میں ہے۔ یہ حدیث گو ہمارے بھائیوں اور بہنوں کو یاد ہے۔ اور وہ خدا کے فضل سے اس پر عمل بھی کرتے ہیں۔ تاہم یہ بھی ارشاد خداوندی ہے کہ

وَذَکِّرْ فَاِنَّ الذِّکْرٰی تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِیْنَ۔

ترجمہ: یاد دلاتا رہ کیونکہ یاد دلانا مومنوں کو نفع بخشا کرتا ہے۔

اس ارشاد کی تعمیل میں ان تمام مخلصین کی خدمت میں جنہوں نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی الٰہی تحریک میں وعدے لکھوائے ہیں عرض ہے کہ وہ اپنے وعدوں کو بروقت پورا کرنے کا ضرور خیال رکھیں۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا)

روزنامہ الفضل ربوہ
۱۶؍ تبوک ۱۳۵۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مومن کا سب سے بڑا انعام

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حقیقی مومنوں کو بڑے بڑے انعاموں کی بشارت دی ہے ان میں اجر عظیم، فلاح دارین، جنت اور اس کی نعماء شامل ہیں لیکن سب سے بڑا انعام اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا اور خوشنودی کو قرار دیا ہے جیسا کہ فرمایا

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا وَمَسٰكِنَ طَيِّبَةً فِيْ جَنّٰتِ عَدْنٍ ؕ وَرِضْوَانٌ مِّنَ اللّٰهِ اَكْبَرُ ؕ ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ

(التوبہ آیت ۷۲)

یعنی اللہ نے مومن عورتوں اور مومن مردوں سے ایسی جنتوں کے وعدے کئے ہیں جن کے نیچے نہریں بہتی ہیں وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اور ہمیشہ رہنے والی جنتوں میں پاک رہائش گاہوں کا بھی وعدہ کیا ہے اور ان کے علاوہ اللہ کی رضامندی سب سے بڑا انعام ہے جو ان کو ملے گا۔ اور اس کا ملنا بہت بڑی کامیابی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ ایک حقیقی مومن جو نیک اعمال بھی بجالاتا ہے یا اللہ کی راہ میں جو قربانیاں بھی وہ کرتا ہے ان کا مقصد جنت اور اس کی نعماء کا حصول نہیں ہوتا بلکہ اس کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ اس کا خدا اُس سے راضی ہو جائے۔ رضائے الٰہی کے سوا اس کا اور کوئی منتہا اور مقصود نہیں ہوتا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ اگر اس کا خدا اس سے راضی ہو گیا تو پھر اپنے وہ تمام وعدے پورے کرے گا جو اس نے اپنے مومن بندوں سے کئے ہیں۔ رضا بالقضا اس کا شیوہ ہوتا ہے یعنی خدا تعالیٰ کی رضا پر وہ ہمیشہ راضی رہتا ہے۔ رضائے الٰہی کا حصول ہی وہ مابہ الامتیاز ہے جو ایک مومن کے اعمال کو کافر کے اعمال سے ممتاز و ممیز کر دکھاتا ہے اور اسی کی بدولت بڑے سے بڑے امتحان اور ابتلاء میں بھی اُس کے پائے ثبات میں لغزش نہیں آتی۔ وہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں ہر دکھ اور تکلیف کو بخوشی برداشت کرتا ہے اور کبھی حرف شکایت زبان پہ نہیں لاتا اور اگر زبان پر کچھ آتا بھی ہے تو یہی کہ راضی ہیں ہم اسی میں جس میں تری رضا ہو۔ برخلاف اس کے ایک کافر ابتلاء اور امتحان کے وقت اپنے نیک اعمال پر قائم نہیں رہتا اور نہ رہ سکتا ہے کیونکہ دنیوی مفاد کے سوا اس کا اور کوئی منتہائے مقصود نہیں ہوتا۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قدسی صفات صحابہؓ کو اللہ تعالیٰ نے رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ کے خطاب سے اسی لئے سرفراز فرمایا کہ وہ خود اللہ تعالیٰ کی رضا پر راضی ہو گئے تھے جیسا کہ رَضُوْا عَنْهُ کے الفاظ سے ظاہر ہے۔ ان کا ہر کام اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کی خاطر تھا اور ان کی کامیابی کا یہی راز تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس آخری زمانہ میں اپنے صحابہ کے اندر حصول رضائے الٰہی کی یہی تڑپ پیدا کر دکھائی جس کی بدولت انہیں اپنا سب کچھ اللہ تعالیٰ کی راہ میں قربان کرنے کی غیر معمولی سعادت نصیب ہوئی۔ آپ نے ان پر بار بار یہ امر واضح فرمایا کہ حصول رضائے الٰہی کی تڑپ انسان میں پیدا نہیں ہو سکتی جب تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت ذاتی کے وصف سے متصف نہ ہو۔ چنانچہ آپ نے محبت ذاتی کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا:۔

"محبت ذاتی کا یہ نشان ہے کہ اگر محبت ذاتی والے کو یہ بھی معلوم ہو جائے کہ اس کے اعمال کی پاداش میں اس کو بجائے بہشت کے دوزخ ملے گا یا اسے معلوم ہو کہ ان پہ کوئی نتیجہ مرتب نہ ہوگا اور بہشت دوزخ کوئی چیز نہیں ہے جس کے خوف یا حبّ کے طمع کے لئے وہ احکام کی بجا آوری کرے تب بھی اس کی محبت میں کوئی فرق نہیں آئے گا کیونکہ یہ خوف و رجاء کے پہلوؤں کو دور کر کے فطرت کا رنگ پیدا کرتی ہے۔ محبت ذاتی کا یہ خاصہ ہے کہ جب انسان کے اندر نشوونما پاتی ہے تو ایک آگ پیدا کر دیتی ہے جو اندر کی نجاستوں کو جلا کر صاف کرتی ہے۔ آگ ان نجاستوں کو جلاتی ہے جن کو ہم و رجاء جلا نہ سکتے تھے۔ پس یہ مقام انسان کے لئے تکمیل کا مقام ہے اور اِسی جگہ تک اس کے لئے پہنچنا ضروری ہے۔" (ملفوظات جلد چہارم ص ۳۱۱)

مزید برآں اس امر کو واضح کرتے ہوئے کہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت ذاتی کا نتیجہ کیا ہوتا ہے مزید فرماتے ہیں:۔

"پھر خدا کی رضا اُس کی رضا اور اس کی رضا خدا کی رضا کا منشاء ہو جاتا ہے اس حالت پر پہنچ کر خدا کی محبت اس کے لئے بمنزلہ جان ہوتی ہے۔ اور جس طرح زندگی کے واسطے لوازم زندگی ہیں اُس کی زندگی کے واسطے خدا اور صرف خدا ہی کی ضرورت ہوتی ہے۔ دوسرے لفظوں میں یوں کہہ سکتے ہیں کہ اس کی خوشی اور راحت خدا ہی میں ہوتی ہے۔ پھر دنیاداروں کے نزدیک اگر اسے کوئی رنج اور کرب پہنچے تو پہنچے لیکن اصل بات یہی ہے کہ اس ہمّ و غم میں بھی وہ اطمینان اور سکینت سے الٰہی لذت لیتا ہے جو کسی دنیادار کی نظر کے بڑے سے بڑے فارغ البال کو بھی نصیب نہیں" (ملفوظات جلد دوم ص ۱۹۳)

پس ہمارے لئے یہ امر از بس ضروری ہے کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ساتھ محبت ذاتی کا تعلق قائم کرکے اُس کی طرف سے عطا ہونے والے سب سے بڑے انعام یعنی رضائے الٰہی کے حصول کے مستحق ٹھہریں اور اس طرح فوز عظیم کے وارث قرار پائیں۔

راستہ چلنے کے آداب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حصول رضائے الٰہی کی غرض سے اپنی ہر حرکت و سکون کو منضبط کرنے کی تعلیم دی ہے اس ضمن میں آج ہم راستہ چلنے کے ان آداب کا ذکر کرتے ہیں جو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہماری رہنمائی کے لئے بیان فرمائے حدیث میں آتا ہے

قَالُوْا مَا حَقُّ الطَّرِيْقِ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ غَضُّ الْبَصَرِ وَكَفُّ الْاَذٰى وَرَدُّ السَّلَامِ وَالْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ وَاِرْشَادُ السَّبِيْلِ یعنی صحابہؓ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ راستہ کے حق کیا ہیں آپ نے فرمایا آنکھوں کو غض بصر کے ذریعہ ناجائز دیکھنے سے روکنا اور تکلیف دینے سے باز رہنا اور سلام کا جواب دینا اور نیک بات کی تلقین کرنا اور برائی سے روکنا اور دوسروں کو راہ بتانا

یہ ایسے اعلیٰ درجہ کے احکام اور ہدایات ہیں کہ جن سے راستوں بازاروں اور گلی کوچوں میں امن و سلامتی کی فضا پیدا ہوتی ہے اور تمام راستہ چلنے والوں کی عاقبت محمود ہوتی ہے اب کون ہے جو قریباً روزانہ ہی کسی نہ کسی ضرورت کے ماتحت گھر سے نکل کر سڑکوں بازاروں اور گلی کوچوں میں سے نہیں گزرتا ہر شخص کا فرض ہے کہ وہ روزانہ جب بھی گھر سے نکلے تو ان ہدایات پر عمل پیرا ہو کر شہر کی فضا کو پاک و صاف بنانے اور شہری زندگی کو امن و سلامتی اور سلامت روی سے ہمکنار کرنے میں حصہ لے اور اس طرح رضائے الٰہی کے حصول کا مستحق ٹھہرے۔

جنّت کی ضمانت

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو بعض مخصوص اعمال بجالانے پر جنت کی ضمانت دی ہے بلکہ یہاں تک فرمایا ہے کہ میں اس بات کا ضامن ہوں کہ وہ ضرور جنت میں داخل ہوں گے کسی مسلمان کے لئے اس سے بڑھ کر خوش نصیبی اور کیا ہو سکتی ہے کہ حصول جنت کے متعلق آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس کے ضامن بنیں۔ حدیث میں آتا ہے :۔

قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ مَنْ يَّضْمَنْ لِّيْ مَا بَيْنَ لَحْيَيْهِ وَمَا بَيْنَ رِجْلَيْهِ اَضْمَنْ لَهُ الْجَنَّةَ یعنی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی مجھ کو ضمانت دے اس بات کی کہ دونوں کلّوں کے بیچ میں زبان کو بدکلامی اور لقمہ حرام سے بچائے اور دونوں پاؤں کے بیچ شرمگاہ کو بدکاری سے محفوظ رکھے تو بہشت میں داخل ہونے کے لئے میں اس کا ضامن ہوں

زبان کو بدکلامی اور لقمہ حرام سے بچانے نیز پورے عزم اور تعہد سے بدکاری سے محفوظ رہنے کا اجر بہت عظیم ہے اس کے نتیجہ میں انسان کو جنت ہی نہیں ملتی بلکہ حصول جنت کے بارہ میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی ضمانت بھی میسر آتی ہے۔ یہ اتنا بڑا شرف ہے کہ انسان کی غایت درجہ خوش نصیبی پر دلالت کرتا ہے۔ بدکلامی، لقمہ حرام اور بدکاری ہی وہ چیزیں ہیں جو انسان کو دوزخ میں لے جانے کا موجب بنتی ہیں ان چیزوں سے محفوظ رہ کر انسان نہ صرف دوزخ کی آگ سے محفوظ ہو جاتا ہے بلکہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جنت کا حصول اس کے لئے مقدر کر دیا جاتا ہے ایسا انسان دم نقد بہشت میں ہوتا ہے کیونکہ [illegible] اس کے ضامن ہیں

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صدر انجمن احمدیہ کے لازمی چندہ جات اور ہماری ذمہ داریاں

مکرم چوہدری عبدالسلام صاحب اختر ایم۔اے نائب ناظر بیت المال ——— ربوہ

سلسلہ عالیہ احمدیہ وہ الٰہی نظام ہے جو اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے دین اسلام کی حمایت اور تائید میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے قائم فرمایا۔ چنانچہ جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے خدام کو قلبی پاکیزگی اور روحانی بلندی کے لئے تربیت نفس پر زور دیا۔ وہاں اسلام کی سربلندی اور عزت و عظمت کی خاطر مالی قربانی کی بھی تاکید فرمائی۔ چنانچہ حضور نے فرمایا:۔

"یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیزوں سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا تعالیٰ سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا۔ تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادے سے آتا ہے۔"

(تبلیغ رسالت اشتہار جلد دہم صفحہ ۵۳)

پھر فرمایا:۔

"آئے دن صدہا آدمی بیعت کر کے چلے جاتے ہیں لیکن دریافت کرنے پر بہت ہی کم تعداد ایسے اشخاص کی ہے جو متواتر ماہ بماہ چندہ دیتے ہیں جو شخص اپنی حیثیت و توفیق کے موافق اس سلسلہ کی چند پیسوں سے امداد نہیں کرتا اس سے اور کیا توقع ہو سکتی ہے اور اس سلسلہ کو اس کے وجود سے کیا فائدہ؟ ...... پس میں تم میں سے ہر ایک کو جو حاضر یا غائب ہے تاکید کرتا ہوں کہ اپنے بھائیوں کو چندہ سے باخبر کرو۔ اور ہر ایک کمزور بھائی کو بھی چندہ میں شامل کرو۔ یہ موقعہ ہاتھ آنے کا نہیں کیسا یہ زمانہ برکت کا ہے کہ کسی سے جانیں نہیں مانگی جاتیں اور یہ زمانہ جانوں کے دینے کا نہیں بلکہ فقط مالوں کا بقدر استطاعت خرچ کرنے کا ہے۔"

(الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

حضور کے ان ارشادات سے واضح ہے کہ محض بیعت کر لینا کوئی چیز نہیں جب تک کہ دل کی عزیمت اور استقلال کے ساتھ خدمتِ دین کا جذبہ قائم نہ ہو اور عملی طور پر اس جذبے کا اظہار نہ کیا جاوے۔ بیعت کنندگان کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے امتیاز ہی حاصل ہے کہ صرف قول سے ہی بیعت کا اقرار نہیں کرتے بلکہ اپنے فعل سے بھی اس امتیازی شان کو عملی جامہ پہناتے ہیں۔ اور امام وقت کی ہر تحریک پر لبیک کہتے ہوئے دین کو دنیا پر مقدم کرتے ہیں۔

۱۹۱۴ء میں جب سیدنا حضرت المصلح الموعود کی خلافت کا آغاز تھا اس وقت جماعت احمدیہ کی جو مالی اور انتظامی کیفیت تھی وہ تاریخ احمدیت کے اوراق سے واضح ہے مخالفین کا ایک عام طبقہ اس امر پہ خوش ہو رہا تھا کہ اس جماعت کا اندرونی تفرقہ اس کی قوت کو کمزور کر دے گا۔ اور وہ لوگ جو اپنے آپ کو اکابرین سمجھتے ہیں ان کے الگ ہو جانے سے اس جماعت کی عظمت و قوت کا خاتمہ ہو جائے گا۔ لیکن وہ یہ بھول گئے کہ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ خلافت کو قائم کرے گا اور اپنی قدرت ثانیہ سے اپنی تجلی کو ظاہر کرے گا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا سیدنا حضرت مصلح موعود رض کے بابرکت ہاتھوں سے اس نظام کی عملی طور پر داغ بیل پڑی جسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ سے اذن پا کر قائم فرمایا تھا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اس الٰہی نظام میں شامل ہونے کے لئے مالی جہاد کو لازمی قرار دیا تھا چنانچہ آپ اپنے اشتہار مندرجہ تبلیغ رسالت میں ارشاد فرماتے ہیں:۔

"اب چاہیئے کہ ہر ایک شخص سوچ سمجھ کر اس قدر ماہواری چندہ کا اقرار کرے جس کو وہ دے سکتا ہے۔ گو ایک پیسہ ماہوار ہو۔ مگر خدا کے ساتھ فضول گوئی اور دروغ گوئی کا برتاؤ نہ کرے ...... اور جو شخص کچھ بھی مقرر نہیں کرتا۔ اور نہ جسمانی طور پر اس سلسلے میں کچھ مدد دے سکتا ہے وہ منافق ہے ..... اب اس کے بعد وہ سلسلے میں نہیں رہ سکے گا اس اشتہار کے شائع ہونے سے تین ماہ بعد تک ہر ایک بیعت کرنے والے کے جواب کا انتظار کیا جائے گا۔ کہ وہ کیا کچھ ماہواری چندہ اس سلسلے میں قبول کرتا ہے اگر تین ماہ تک جواب نہ آیا تو سلسلۂ بیعت سے اس کا نام کاٹ دیا جائے گا۔ اور کسی نے ماہواری چندہ کا عہد کر کے تین ماہ تک چندہ بھیجنے سے لاپرواہی کی تو اس کا نام بھی کاٹ دیا جائے گا۔"

(تبلیغ رسالت (اشتہارات) جلد دہم صفحہ ۵۰-۴۹)

حضور کے مندرجہ بالا الفاظ سے ظاہر ہے کہ جماعت احمدیہ کے افراد کے لئے باقاعدگی کے ساتھ چندہ ادا کرنا کس قدر ضروری ہے حضور کا یہ ارشاد کہ جو شخص باقاعدگی کے ساتھ سلسلے کی کوئی بھی مدد نہیں کرتا یا اپنے اوپر کوئی حد مقرر نہیں کرتا۔ وہ منافق ہے اور اس کا نام بیعت کنندگان کی فہرست سے کاٹ دیا جاوے گا ہمارے لئے ایک انذار سے کم نہیں۔ اور ضروری ہے کہ ہم شب و روز اللہ تعالیٰ کے حضور گڑگڑائیں۔ کہ وہ ہمیں ایسی زندگی سے دور رکھے جو خدمت دین سے روگردانی کرنے والی ہو یا اللہ تعالیٰ کے راستے سے ہمیں دور لے جانے والی ہو۔

اس وقت سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لازمی چندہ جات حسب ذیل ہیں:۔

(۱) حصہ آمد (۲) چندہ عام اور (۳) چندہ جلسہ سالانہ ——— یہ تینوں چندے کم و بیش سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانۂ مبارک سے جاری ہیں۔ اور انہی کی بنیاد پر اسلام کے فروغ کے لئے ہماری جدوجہد کا انحصار ہے۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بیسیوں کام اور ان کی شاخیں در شاخیں اسلام کی نشاۃ ثانیہ کے لئے مصروف عمل ہیں۔ اور یہ سب تقاضا کرتی ہیں کہ ہم ہر صورت میں ان کا سہارا بنیں ان کو تقویت دیں اور ان کے راستے سے ہر قسم کی روک دور کر دیں ——— اگر ہمارے قدم سست ہوئے یا اس میں لغزش پیدا ہوئی تو اس عمارت کو ضعف پہنچنے کا احتمال ہے۔ جو آج اسلام کی دفاع کی آخری چٹان ہے۔

پس آئیے ہم مل کر دلی دعاؤں کے ساتھ دلی رغبت کے ساتھ اور سچی سرگرمی کے ساتھ اسلام کی عمارت کی تقویت کا سامان بنیں کہ اسی میں سعادت ہے۔ اور اسی میں خیر و برکت!

"بہت لوگ ایسے ہیں۔ کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہیئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو کہ اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا۔ اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے۔"

(المسیح الموعود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک گھانا کے مختصر حالات

(مکرم ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب سویڈرو گھانا مغربی افریقہ)

گھانا جس کو اردو میں غانا بھی لکھتے ہیں۔ مغربی افریقہ کے دو ملکوں نائیجیریا اور آئیوری کوسٹ کے درمیان خط استوا سے دس درجہ اوپر بحر اوقیانوس کے ساحل پر واقع ہے۔

رقبہ۔ اس ملک کا رقبہ ۹۱۲۰۰ میل ہے آبادی ۷۵ لاکھ ہے یہاں کے لوگوں کا رنگ گہرا گندمی ہے اور وہ کالے لوگ کہلاتے ہیں۔ ان کے بال سخت اور عورتوں کے گھنگریالے گھنے اور چھوٹے ہوتے ہیں۔ عورتوں کے بال بھی مردوں کی طرح چھوٹے ہوتے ہیں۔ بعض لوگوں کا رنگ ہلکا گندمی بھی ہوتا ہے۔ یہ لوگ بہت سادہ طبع ہیں۔ ان کو اپنے کالے رنگ کا ہونے کا کافی احساس ہے۔ تقریباً ساری آبادی افریقن لوگوں کی ہے۔ اس کے بعد لبنانی لوگ ہیں جو کافی تعداد میں تجارت کے سلسلہ میں آئے ہیں۔ پچھلے چند سال میں حکومت نے ان میں .... سے بہت سارے لوگوں کو ملک سے باہر نکال دیا ہے تیسرے درجہ پر ہندو ہیں۔ یہ لوگ زیادہ تر تجارت پیشہ ہیں اور سندھ کے رہنے والے ہیں اور قریباً پچیس تیس سال سے یہاں آباد ہیں۔ پھر دوسرے ہندوستانی اور پاکستانی ہیں۔ جو تلاش روزگار کے سلسلہ میں مختلف مقامات پر بکھرے ہوئے ہیں۔

طرز تمدن

افریقن لوگ اچھا لباس پہننے کے شوقین ہیں۔ امیر و غریب کا لباس اور شکل سے پتہ لگانا بہت مشکل ہے۔ ہر ایک آدمی صاف اور اچھی استری کیا ہوا لباس پہنتا ہے۔ مقامی لوگوں کی خوراک، یام اور کساوا وغیرہ ہے۔ یام اور کساوا ہماری شکرقندی اور آلو کے درمیان ذائقہ میں ہے یہ اس کو مختلف طریقوں سے بنا کر سالن کے ساتھ کھاتے ہیں۔ ان کی خوراک میں دودھ کی کمی ہے۔ یہاں گائے بھینس بہت کم پائی جاتی ہیں۔ خاص طور پر جنوبی علاقہ میں زیادہ تر دودھ باہر سے منگوایا جاتا ہے اور بند ڈبوں میں ملتا ہے۔

موسم

جنوبی حصہ کا موسم دلکش اور خوشگوار ہے سارا سال تقریباً ایک سا رہتا ہے دن اور رات میں قریباً پون گھنٹے کا فرق ہے یعنی دن قریباً پون گھنٹہ بڑا ہے اور سارا سال دن رات ایک جیسے ہی رہتے ہیں۔ درجہ حرارت ۸۰ اور ۱۰۰ کے درمیان رہتا ہے بارش ۶۰" - ۷۰" سالانہ ہے اور سارا سال تقسیم ہو کر ہوتی ہے سوائے دسمبر، جنوری کے جو کہ خشک مہینے گنے جاتے ہیں اکثر بادل چھائے رہتے ہیں۔ سارا سال اندر کمروں میں سوتے ہیں اور چادر لے کر سوتے ہیں۔ مکھی بہت کم ہے۔ مچھر بھی اتنا زیادہ نہیں۔ یہ موسم خاص طور پر غریبوں کے لئے بہت اچھا ہے کیونکہ موسم میں تغیر و تبدل نہ ہونے کی وجہ سے لحاف گرم سرد کپڑے بنانے کی ضرورت نہیں پڑتی۔ گرد کا بالکل نشان نہیں کیونکہ سبزہ بے حد اور خودرو گھاس ہر طرف پھیلی ہوئی ہے۔ ساحل سے لے کر دو سو میل تک قریباً ویسا ہی موسم ہے۔ شمالی علاقہ گرم و خشک ہے۔ آبادی میں اکثریت عیسائیوں اور لامذہب (بت پرست) لوگوں کی ہے۔ دوسرے نمبر پر غیر احمدی مسلمانوں کی اور تیسرے نمبر پر احمدیوں کی۔ یہاں پر ہمارے پانچ احمدیہ ہائی سیکنڈری سکول ہیں (دو زیر تکمیل ہیں) اور بہت سے مڈل و پرائمری سکول ہیں۔ چار احمدیہ ہسپتال ہیں جو اس سال شروع کئے گئے۔ چار پاکستانی مبلغ ہیں۔ اس کے علاوہ پانچ چھ احمدی پاکستانی ٹیچر ہیں۔ پاکستانی مبلغین کے علاوہ کثیر تعداد میں افریقن مبلغ بھی ہیں۔ عیسائیت اور اسلام کا مقابلہ زوروں پر ہے۔

مبارکباد کے مستحق احباب

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا۔

"مبارک ہیں وہ جو بڑھ چڑھ کر اس تحریک میں حصہ لیتے ہیں۔ کیونکہ ان کا نام ادب و احترام سے اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا، اور خدا تعالیٰ کے دربار میں یہ لوگ، خاص عزت کا مقام پائیں گے۔ کیونکہ انہوں نے خود تکلیف اٹھا کر دین کی مضبوطی کے لئے کوشش کی اور ان کی اولادوں کا خدا تعالیٰ خود متکفل ہوگا اور آسمانی نور ان کے سینوں سے ابل کر نکلتا رہے گا اور دنیا کو روشن کرتا رہے گا۔"

قائمقام وکیل المال اول

اخبار الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔

چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ و سالانہ اجتماع

ہمارا سالانہ اجتماع ۸-۹-۱۰ اکتوبر کو منعقد ہو رہا ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔ مالی سال ۳۰ ستمبر کو ختم ہو جائے گا۔ مندرجہ ذیل لجنات کی طرف سے سال رواں میں ایک پیسہ بھی وصول نہیں ہوا۔ اس آخری ماہ میں ان لجنات کو چاہیئے کہ وہ چندہ بھجوائیں۔

لجنہ اماء اللہ کوہاٹ۔ لجنہ اماء اللہ رسالپور۔ لجنہ اماء اللہ ڈیرہ اسماعیل خان۔ لجنہ اماء اللہ راجن پور ضلع ڈیرہ غازی خان۔

ضلع لاہور:۔ فارم ڈوگر۔ پتوکی۔ حاصل گڑھ۔ ریفیکٹری ایریا شاہدرہ۔ رحمن آباد۔

ضلع میانوالی:۔ شہر میانوالی۔ چک نمبر ایم ایل۔ لیاقت آباد۔

ضلع حیدرآباد سندھ:۔ گوٹھ سلطان احمد۔ ظفر آباد اسٹیٹ۔

ضلع تھرپارکر:۔ ابراہیم آباد۔ پھیرو چیچی۔

ضلع رحیم یار خان:۔ صادق آباد۔ چک ۱۴۴ ای بی۔ چک ۱۲۳۔ این پی فیروزہ۔ چک ۱۴۷ پی۔ جھول۔ چک ۲۹-۱۰-بی ڈھنڈی۔ چک ۱۶۹ ایچ پی۔

ضلع لاڑکانہ:۔ لاڑکانہ شہر۔ مسن باڈہ۔ موضع شریف مغلاں۔ نفیر آباد۔

ضلع مظفر گڑھ:۔ چک ۱۷۰ ٹی ڈی اے۔ چک ۲۷۵ ٹی ڈی اے۔ چک ۳۶۸ ٹی ڈی اے۔ چک ۱۵۹ ٹی ڈی اے۔ چک نمبر۔

ضلع ہزارہ:۔ مانسہرہ۔ حویلیاں۔ داتہ۔ بالاکوٹ۔

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ ربوہ

احباب جماعت و سیکرٹریان مال توجہ فرمائیں

احباب جماعت اور سیکرٹریان مال کی خدمت میں گزارش ہے کہ پنج سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ کے سلسلہ میں جو رقوم صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو بھیجی جاتی ہیں وہ خواہ حصہ داروں کی طرف سے ہوں یا ان دوستوں کی طرف سے ہوں جو قرضہ حسنہ لینے کے بعد واپسی کر رہے ہوں۔ تفصیلی بھیجتے ہوئے حصہ داروں کی رقوم کے ساتھ "تحریک پنج سالہ سکیم تعلیمی قرضہ حسنہ" اور قرض واپس کرنے والوں کی ادا کردہ رقوم کے ساتھ یہ ضرور لکھا جائے "واپسی قرضہ سالہ سکیم" بصورت دیگر غلط مد میں جمع ہونے کی صورت میں کئی پیچیدگیاں پیدا ہو جاتی ہیں اور حصہ داروں اور قرض واپس کرنے والوں کے علاوہ نظارت کے لئے غیر ضروری مشکلات پیدا ہو جاتی ہیں۔ وضاحت کے ساتھ تفصیل بھیجنی ضروری ہے۔ صرف واپسی قرضہ تعلیمی لکھنا کافی نہیں پنج سالہ سکیم اس کے ساتھ لکھنا نہایت ضروری ہے۔ بصورت دیگر یہ رقوم عام قرضہ حسنہ کی واپسی میں محسوب ہو جاتی ہیں اور حسابات میں الجھن پیدا ہو جاتی ہے۔

(ناظر تعلیم)

ولادت

اللہ تعالیٰ نے مجھے مورخہ ۱۷-۷-۶۷ کو پہلی لڑکی عطا فرمائی ہے بچی کا نام بشریٰ عزیز تجویز کیا گیا ہے۔ دوست دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ نومولودہ کو خادمہ احمدیت اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے آمین۔

عبدالعزیز نقیب جامع مسجد احمدیہ
باغبانپورہ۔ گوجرانوالہ

مکان برائے فوری فروخت

ایک نیا تعمیر شدہ تین منزلہ پختہ اور خوبصورت مکان متصل مسجد احمدیہ "دارالذکر" فوری فروخت یا رہن باقبضہ کے لئے موجود ہے۔ خواہشمند احباب مندرجہ ذیل پتہ پر رجوع فرمائیں۔

دفتر کا فون نمبر ۶۹۲۷۱
گھر " " ۸۳۱۴۹

اے۔ آر چغتائی۔ مغل اسٹیٹ ایجنسی
۶۵ شاہراہ قائداعظم لاہور۔

نور کاجل

ربوہ کا مشہور عالم تحفہ

آنکھوں کی خوبصورتی صحت اور صفائی کیلئے بہترین تحفہ
مردوں عورتوں سب کیلئے مفید ہے۔ قیمت سوا روپیہ۔
خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ فون ۳۵

زد جام عشق اعضا اور پٹھوں کیلئے لاجواب ٹانک نیز جسمانی طاقت میں بے مثال ہے۔ ایک ماہ کورس ۶۰ گولی ۲۰ روپے تیار کردہ دواخانہ خدمت خلق ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فہرست عطیہ دہندگان امداد درویشان فنڈ

سال ۱۹۷۱ء میں جن اصحاب نے امداد درویشان کے لئے عطیہ جات دیئے ہیں ان کے نام شکریہ کے ساتھ شائع کئے جاتے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمادیں کہ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی کو قبول فرمائے اور اپنے حضور سے انہیں اس کی بہترین جزا بخشے۔

(ناظر خدمت درویشان)

محترمی ڈاکٹر اقبال احمد خان صاحب مظفر گڑھ	۱۰-۰۰	روپے
" حمید احمد صاحب خالد جامعہ احمدیہ ربوہ	۵-۰۰	روپے
" میاں عبدالرحمٰن صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موسے والا	۱۰-۰۰	روپے
محترمہ صالحہ بیگم صاحبہ اہلیہ نصیر احمد صاحب منہاس مرحوم 69 جی گلبرگ لاہور	۵۰-۰۰	روپے
محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ	۷-۰۰	روپے
محترمی مختار احمد صاحب سعد اگر حرم میر پور خاص بحساب جماعت احمدیہ رادھن	۵-۰۰	روپے
" عبدالرحمٰن صاحب محاسب راولپنڈی منجانب نعیم اللہ صاحب طاہر	۱۰-۰۰	روپے
دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ بحساب محترمہ ہدایت بیگم صاحبہ چک جھمرہ	۱۰-۰۰	روپے
محترمی ماسٹر محمد علی صاحب چک نمبر ۶ ضلع لائل پور	۲۵-۰۰	روپے
" چوہدری محمد اسحٰق صاحب ٹیچر ماڈل کمیٹی کہوٹہ بحساب سردار خان صاحب	۵-۰۰	روپے
حضرت مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ربوہ	۵-۰۰	روپے
محترمی محمد حنیف صاحب امین جماعت احمدیہ کوئٹہ	۵-۰۰	روپے
" مرزا عبدالرحمٰن صاحب محاسب جماعت احمدیہ کراچی	۷۴-۹۰	روپے
" محمد امین صاحب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ اوکاڑہ	۳۷-۰۰	روپے
" منظور احمد صاحب " عارف والا ضلع ساہیوال	۱۰-۰۰	روپے
" میاں گل محمد صاحب ملتان شہر	۵-۰۰	روپے
محترمہ رشیدہ باسمہ صاحبہ اہلیہ مولوی بشارت احمد صاحب بحساب مرزا علی انور صاحب سکھر	۱۰۰-۰۰	روپے
محترمی خواجہ عبدالعزیز صاحب ڈار ربوہ	۵-۰۰	روپے
" شیخ دوست محمد صاحب شمس لائل پور	۵-۰۰	روپے
" حاجی اللہ بخش صاحب ریلوے گارڈ خانپور	۱۰-۰۰	روپے
" جاوید احمد صاحب معرفت ملک عبدالصمد صاحب لاہور چھاؤنی	۱۰-۰۰	روپے
سیکرٹری صاحب مال جماعت احمدیہ چکوال	۱۲-۰۰	روپے
محترمی چوہدری نور احمد خان صاحب مرکزی سیکرٹری مال لاہور حلقہ سمن آباد۔	۶-۰۰	روپے
" میاں محمد یحییٰ صاحب نیلہ گنبد لاہور	۳-۰۰	روپے
محترمہ بیگم چوہدری عبدالرشید صاحب لاہور چھاؤنی	۲۵-۰۰	روپے
محترمی عبدالرشید صاحب طارق۔ مغلپورہ گنج۔ لاہور	۵-۰۰	روپے
" غلام مصطفیٰ صاحب صادق ربوہ	۵۰-۰۰	روپے

عہدیداران جماعت کی توجہ کیلئے

تحریک جدید کا ہفتہ وصولی ختم ہو چکا ہے۔ سب امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ اس ہفتہ کے دوران اپنی مساعی جمیلہ کی مفصل رپورٹ سے مطلع فرمائیں۔ نیز اس ہفتہ میں جس قدر وصولی ہوئی ہے اسے جلد سے جلد مرکز میں بھجوانے کا انتظام فرما دیں۔

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

عظیم الشان عزم

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے عظیم الشان پروگرام برائے تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان کا تقاضا یہ ہے کہ جماعت احمدیہ کے تمام افراد مردوں، عورتوں اور بچوں کو چاہیئے کہ اس عظیم الشان کام کے لئے مساجد ممالک بیرون پاکستان کے فنڈ میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں تاکہ ہم اپنے پیارے آقا حضرت المصلح الموعودؓ کے حسب ذیل منشاء مبارک کو جلد سے جلد پورا ہوتا دیکھیں۔ حضور انور فرماتے ہیں:۔

"ہمارا ارادہ اور عزم یہ ہے کہ ہم نے یورپ کے ایک ایک ملک میں کئی کئی مساجد تعمیر کرنی ہیں۔ تاکہ وہاں پر اسلام کا نام ہمیشہ بلند ہوتا رہے .... خوش قسمت ہیں وہ جو اپنی قربانیوں کے ذریعہ اس میں حصہ لینے کی سعادت حاصل کرتے ہیں۔"

(قائمقام وکیل المال اول تحریک جدید ربوہ)

ضرورت سیلزمین

ہمیں اپنی بعض ادویہ کی فروخت کے لئے محنتی اور دیانتدار میٹرکولیٹ سیلزمینوں کی ضرورت ہے۔ عمر ۲۵ سال سے زائد ہونی چاہیئے۔ صرف کراچی۔ حیدر آباد ملتان۔ لاہور۔ راولپنڈی۔ اور پشاور کے رہنے والے نوجوان درخواست دیں۔ تنخواہ اور کمیشن دونوں دیئے جائیں گے۔ اور کافی وسیع علاقہ میں ٹور کرنا ہوں گے۔ خواہشمند حضرات فوری طور پر اپنے مکمل کوائف مع تازہ فوٹو کے اپنے حلقہ کے پریذیڈنٹ سے تصدیق کروا کر بھجوادیں۔ تقرری کے وقت امیر جماعت یا کسی معروف شخص کی ضمانت دینا ضروری ہوگی۔ تجربہ کار حضرات کو ترجیح دی جائے گی۔

مبشر ڈسٹری بیوٹرز۔ جنیوٹ بازار لائل پور

گورنمنٹ کالج فزیکل ایجوکیشن میں جونیئر ڈپلومہ کیلئے داخلہ سیشن ۱۹۷۱-۷۲ء

درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۲۵/۹/۷۱ کم از کم تعلیمی قابلیت میٹرک سیکنڈ ڈویژن لیکن ڈویژنل یا یونیورسٹی کا منتخب کھلاڑی اگر تھرڈ ڈویژن ہوگا تو وہ بھی داخلہ لے سکے گا۔

عمر ۱۶ تا ۲۳ سال قد ۵-۵ درخواست کا فارم کالج سے حاصل کریں۔ مزید معلومات کے لئے کالج سے رجوع کریں۔ (ڈپٹی ۱۰/۹/۷۱)

گکھڑ اور بہاولپور کے ٹریننگ کے ادارہ جات میں ایس وی زراعت۔ او۔ٹی۔ ڈرائنگ ماسٹر کے کورس کے لئے داخلہ ۱۹۷۱-۷۲ء

فارم داخلہ متعلقہ مدارس سے حاصل کریں۔ درخواست وصولی کی آخری تاریخ ۲۰/۹/۷۱

انٹرویو گکھڑ میں ۲۴/۹/۷۱ بہاول پور ۲۸/۹/۷۱

شرائط داخلہ: ایس۔وی زراعت تعلیمی قابلیت ایف اے/ایف ایس سی۔ نیز میٹرک فرسٹ ڈویژن زراعت یا سائنس گروپ۔ عمر ۱۹ تا ۲۳ سال

او۔ٹی: میٹرک فرسٹ ڈویژن تمام مضامین کے ساتھ۔ عربی فارسی اردو میں آنرز اگر میٹرک نہ ملے تو مڈل عربی فارسی اردو میں آنرز۔

ڈرائنگ ماسٹر: ایف اے/ایف ایس سی میٹرک میں ڈرائنگ ضروری۔ (۲) میٹرک I ڈویژن ڈرائنگ کے ساتھ (۳) میٹرک II ڈویژن بشرطیکہ ڈرائنگ میں ۶۶ فیصد نمبر لئے ہوں۔

لاہور ریجن والے گکھڑ درخواست دیں۔ ملتان اور بہاولپور والے بہاول پور میں۔ فارم داخلہ و مزید معلومات ادارہ متعلقہ سے حاصل کریں۔ (ڈپٹی ۱۰/۹/۷۱)

ناظر تعلیم ربوہ

قائدین خدام الاحمدیہ اپنا بجٹ سو فیصد پورا کر کے سند امتیاز حاصل کریں

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرش سے مراد کوئی مادی یا روحانی شئے نہیں ہے بلکہ صفاتِ الٰہیہ کا خاص ظہور مراد ہے

اللہ تعالیٰ کی صفات دو طرح ظاہر ہوتی ہیں ایک تنزیہی طور پر اور دوسری تشبیہی طور پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ سورۃ الفرقان کی آیت اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اَلَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَیْنَھُمَا فِیْ سِتَّۃِ اَیَّامٍ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ۔ یعنی تمہارا خدا وہ ہے جس نے آسمانوں اور زمین کو اور جو کچھ ان کے درمیان ہے چھ وقتوں میں پیدا کیا ہے۔ اور پھر وہ عرش پر قرار فرما ہوا۔

عرش جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے کوئی مادی شئے نہیں ہے۔ اور نہ ہی وہ کوئی روحانی شئے ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ ثُمَّ اسْتَوٰی عَلَی الْعَرْشِ پھر وہ عرش پر قائم ہو گیا۔ اور چونکہ اللہ تعالیٰ لَیْسَ کَمِثْلِہٖ شَیْءٌ (شوریٰ ع۲) کا مصداق ہے یعنی اس کے سوا جو کچھ ہے۔ وہ اس کی مانند نہیں بلکہ اور قسم کا ہے۔ اس لئے اللہ تعالیٰ کا کسی مادی یا روحانی شئے پر قائم ہونا بھی اُس کی شان کے خلاف ہے بلکہ قائم ہونے کا لفظ بھی اُس کی نسبت تمثیلی طور پر ہی استعمال کیا جا سکتا ہے نہ کہ عام معنوں کے لحاظ سے۔ پس جبکہ مادی یا روحانی اشیاء پر اس کا قرار پانا ممکن نہیں تو عرش بھی کوئی مادی یا روحانی شئے نہیں ہو سکتا۔ بلکہ اس سے مراد کوئی ایسی ہی شئے ہو سکتی ہے جو اللہ تعالیٰ کی ذات سے تعلق رکھتی ہو اور چونکہ ذاتِ باری سے تعلق رکھنے والی شئے صفاتِ الٰہیہ ہی ہیں۔ اس لئے عرش سے مراد صفاتِ الٰہیہ کا کوئی خاص ظہور ہی ہو سکتا ہے نہ کہ کچھ اور۔ اور جب قرآن کریم خدا تعالیٰ کی طرف کسی تجسم کی نسبت کو جائز ہی قرار نہیں دیتا تو یہ کس طرح ممکن ہے کہ وہ اس کی طرف یہ امر منسوب کرے کہ وہ ایک مجسم عرش پر بیٹھا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کی صفات دو طرح ظاہر ہوتی ہیں ایک تنزیہی طور پر جس پر عرش کا لفظ دلالت کرتا ہے اور ایک تشبیہی طور پر جس پر خدا تعالیٰ کی ربوبیت۔ رحمانیت۔ رحیمیت اور مالکیت یوم الدین کا تفصیلی ظہور دلالت کرتا ہے۔ تنزیہی صفات خدا تعالیٰ کی اصل صفات ہیں اور تشبیہی صفات اُن سے بطور تنزل جاری ہوتی ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ تشبیہی صفات سے ناواقف آدمیوں کو اللہ تعالیٰ کی ذات کے متعلق کئی شبہات پیدا ہوتے رہتے ہیں۔ مثلاً ربّ کی صفت پر شبہ پیدا ہوتا ہے کہ کیا اللہ تعالیٰ محتاج ہے کہ بندوں کو اُس نے پیدا کیا ہے اور اُن کی ایسی تربیت کرتا ہے کہ وہ اس کی عبادت کر سکیں۔ یہ اعتراض آج کل کے نوتعلیمیافتہ لوگوں کی طرف سے اور پُرانے ہندو فلسفہ دانوں کی طرف سے بہت اٹھایا جاتا ہے۔ اسی طرح صفت ربّ کے گرد گھومنے والی دوسری صفات پر بھی لوگوں کو شبہات پیدا ہوتے ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ان تشبیہی صفات سے جو جلوہ انسان کو نظر آتا ہے وہ خدا تعالیٰ کی اصل شان کو ظاہر کرنے والا نہیں ہوتا۔ بلکہ انسان کی قابلیت کے مطابق وہ صفات ڈھل جاتی ہیں۔ جس طرح ایک کمزور آنکھ والا جو تیز روشنی کو نہیں دیکھ سکتا رنگدار شیشے کی عینک لگا لیتا ہے اور اس رنگدار شیشے کے لگانے سے اُسے روشنی بہت ہلکی نظر آنے لگتی ہے۔ اسی طرح اللہ تعالیٰ کی صفاتِ تنزیہیہ کو تشبیہیہ کے رنگدار شیشہ میں سے انسان کو دکھایا جاتا ہے تاکہ اُس کی آنکھیں اُس کو دیکھ سکیں۔ اور صفاتِ الٰہیہ کے جلوہ کی شدّت اُس کی روحانی بینائی کو ضائع نہ کر دے۔ مگر جس طرح عقلمند انسان روشنی کی قوت کا اندازہ اُس روشنی پر نہیں کرتا جو رنگدار شیشہ میں سے نظر آتی ہے۔ اسی طرح سمجھدار انسان اللہ تعالیٰ کی صفات کے اس ظہور پر معترض نہیں ہو سکتا جو انسانی کمزوری کو مدنظر رکھتے ہوئے تنزل اور تشبیہہ کی صورت اختیار کرتا ہے۔ یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایسے ظہور کی ضرورت کیا ہے کیونکہ ایسا ظہور یقیناً انسان کو اللہ تعالیٰ کے قریب کر دیتا ہے۔ رنگدار عینک گو روشنی کو کمزور کر کے دکھاتی ہے مگر بہرحال روشنی کے فوائد سے انسان کو متمتع کرتی ہے اور اس کی ضرورت یا اس کے فائدہ کا انکار نہیں کیا جا سکتا۔ اگر اُسے پھینک دیا جائے تو یقیناً یا تو آنکھیں جاتی رہیں گی اور یا آنکھوں کو بند رکھ کر انسان روشنی کے فوائد سے محروم ہو جائے گا۔"

(تفسیر سورۃ الفرقان صفحہ ۱۳۳-۱۳۴)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں داخلہ

تعلیم الاسلام کالج ربوہ میں تھرڈ ایئر کا داخلہ انشاء اللہ ۱۲ ستمبر سے شروع ہو گا۔ آرٹس اور سائنس گروپس کی تعلیم کا بہتر انتظام ہے چونکہ سائنس گروپ میں داخلہ محدود ہو گا۔ اس لئے اچھے نمبر لینے والے ذہین طلباء فوری توجہ کریں۔

فارم داخلہ کے ساتھ درج ذیل اشیاء شامل کرنی ضروری ہوں گی۔

ا۔ متعلقہ کالج سے حاصل کردہ پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ
ب۔ بورڈ کا جاری کردہ تفصیلی نمبروں کا کارڈ
ج۔ پشاور۔ کراچی۔ اور سندھ یونیورسٹی اور بورڈوں سے تعلق رکھنے والے طلباء کو ٹرانسفر سرٹیفکیٹ بھی ہمراہ داخلہ لانا ہو گا۔
د۔ ہر فارم داخلہ کے ساتھ تین عدد پاسپورٹ سائز فوٹو شامل کریں۔

انٹرویو مورخہ ۱۲ ستمبر سے روزانہ ۱۰ بجے صبح سے شروع ہو گا۔ ہر امیدوار کو بوقت انٹرویو اپنے والد یا سرپرست کو ساتھ لانا ضروری ہو گا۔ تمام درخواستیں مکمل صورت میں دفتر کالج میں ۲۰ ستمبر تک پہنچ جانی چاہئیں۔

(پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

داخلہ جامعہ نصرت برائے خواتین ربوہ

جامعہ نصرت ربوہ میں تھرڈ ایئر (آرٹس) کا داخلہ ۱۲ ستمبر ۷۱ء سے شروع ہو گا اور دس روز تک بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ درخواستیں مجوزہ فارم پر مع پروویژنل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ ۱۹ ستمبر تک مطلوب ہیں۔

ہونہار اور مستحق طالبات کے لئے فیس معافی اور وظائف کی مراعات۔ اعلیٰ تعلیم۔ پاکیزہ اسلامی ماحول نیز کالج کے ساتھ ہوسٹل کا انتظام ہے۔

انٹرویو:۔ ۹ تا ۱۲ بجے روزانہ

(پرنسپل جامعہ نصرت)

دُعائے مغفرت

میرے والد میاں نور محمد صاحب سابق درویش قادیان مورخہ ۱۳ اگست کو ستر سال کی عمر میں بعارضہ کینسر ربوہ میں وفات پا گئے ہیں اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ مرحوم قریباً پانچ سال قادیان میں درویش رہے۔ لواحقین میں چھ بیٹے اور دو بیٹیاں اور اہلیہ شامل ہیں۔ مرحوم مکرم مولوی جلال الدین صاحب قمر مبلغ افریقہ کے چچا تھے۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب صدر عمومی نے نماز جنازہ پڑھائی جس کے بعد عام قبرستان میں تدفین ہوئی۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جملہ لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق دے۔

(ماسٹر عبداللطیف اسلم
دارالرحمت شرقی ربوہ)

جامعہ احمدیہ کے اساتذہ اور طلباء متوجہ ہوں

انشاء اللہ العزیز موسمی تعطیلات کے بعد جامعہ احمدیہ ۱۸ ار تبوک (ستمبر) بروز ہفتہ صبح ۷ بجے لگ رہا ہے۔ اساتذہ اور طلباء وقت پر پہنچ جاویں۔

(پرنسپل جامعہ احمدیہ)

ضرورت ہے

جامعہ احمدیہ کے طلباء کو اُردو پڑھانے کے لئے فوری طور پر ایک استاد کی ضرورت ہے مرکز میں خدمت دین کے خواہشمند احباب اپنی درخواستیں امیر جماعت یا صدر صاحب کی سفارش اور حسب ذیل کوائف کے ساتھ دفتر ہذا میں ارسال فرماویں۔ قابلیت۔ عمر۔ تجربہ

(وکیل الدیوان تحریک جدید)

0366
بخدمت سید ظہور احمد شاہ صاحب
مینیجر زرعی ترقیاتی بینک آف پاکستان
بہاولنگر

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴